دین محمدی کے زوال پر آریہ سماج کو ملال

سماجی متر ہمیشہ اس خوشخبری کے سننے اور سنانے پر گویا تلے رہتے ہین کہ اسلام کب دنیا سے اٹھتا ہے مگر اُن کو خبر نہین کہ ؎

شور بختان بآرزو خواہند مقبلان را زوال نعمت و جاہ

آریہ مسافر نے ایک مضمون بعنوان "دین محمدی کا زوال" لکھا ہے جو ناظرین کی اگاہی کیلئے درج ذیل ہے۔

دین محمدی کا زوال دنیا مین جس قدر مذاہب جہلا نے ایجاد کئے ہین۔ رفتہ رفتہ بمرور دہور جب اُن مین اشخاص ذی علم پیدا ہوتے ہین۔ اور اپنے مذہب کی حقیقت کی بلا تعصب بنظر عقل و انصاف جانچ پڑتال کرتے ہین۔ تو دل مین ضرور اس سے منحرف ہو جاتے ہین۔ گو ظاہراً سوسائٹی کے خوف سے سب کی ہان مین ہان ملاتے رہین۔ اور رسوم مذہبی کی پابندی بھی شرم و خوف سے کرتے رہین۔ غرضیکہ یہ بھی ایک قسم کا تقیہ ہے۔ جیساکہ اہل شیعہ مین مروج ہے۔ ہم اس کی نسبت بہت ساری نظائر پیش کر سکتے ہین مذہب اسلام مین شیخ الرئیس خواجہ نصیر الدین طوسی علامہ ابو الفضل و فیضی شیخ مبارک انکا باپ وغیرہ وغیرہ صدہا علماء متبحر ایسے گذرے ہین جو بظاہر مسلمان مگر بباطن کچھ اور ہی[1] تھے۔ اُن کی تصانیف سے ہی اُن کے عقائد کا پتہ لگ سکتا ہے عیان راچہ بیان۔ فی زمانہ ہی دین اسلام و عیسوی مین اکثر منصف مزاج و حق پسند ایسے موجود ہین۔ جو اپنے مذاہب کی حقیقت نفس الامری سے بخوبی واقف ہو گئے ہین مگر بیچارے مجبور ہین۔ نہ روئے ماندن نہ پائے رفتن کہین تو کس سے اور جائین تو کہان دین محمدی کی تردید اگرچہ دین عیسوی کی جانب سے باوقات مختلف ہوتی رہی اور

[1] مہاشہ جی بتلایا تو ہوتا کہ وہ باطن مین کیا تھے غالباً آریہ ہون گے۔ اُن کی تصنیفات ہی سے کوئی حوالہ بتلایا ہوتا۔ (مسلمان)

اب بھی ہوتی ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ جیسی چاہئے ویسی نہ ہو سکی۔ اور کیونکر ہو سکتی تھی۔ جبکہ مسلمانون کی مانند مسیحی بھی اُسی مرض مین مبتلا تھے یعنے خدا کی طرف سے فرشتون کا آسمان سے نزول شیطان و ملائکہ کا وجود بعثت انبیاء اور اُن کے خوارق عادات و معجزات کا ظہور وغیرہ وغیرہ یہ سب امور جو قوانین قدرت کے خلاف[2] ہین۔ مسئلہ فریقین تھے پھر ایسی صورت مین ایک فریق فریق ثانی کی تکذیب کس طرح کر سکتا تھا۔ ہرچند فروعات[3] مین بوجہ اختلاف وہ باہم الجھتے جھگڑتے رہے۔ مگر اصول مذکورہ بالا مین دونو متفق تھے۔ تو کہہ میری نہ مین کہون تیری یہ سمجھ کر خاموش رہتے تھے۔ البتہ آریہ سماج نے جملہ مذاہب کی تحقیقات کی کماحقہ دادوی اور بلا تعصب سب کی اصلیت کو ظاہر کر دیا۔

مذہب اسلام تو علم کا اسقدر دشمن ہے کہ خدا کی پناہ۔ منطق سے علم شریف[4] کی درس و تدریس کو ناجایز قرار دیکر کتب منطق کے اوراق سے استنجا جایز کر دیا۔ مطلب

[2] خلاف کہدینا تو آسان ہے مگر خلاف ثابت کر دینا کاری دارد (مسلمان)

[3] کہتے ہوئی شرم کرتے تو ایسا نہ کہتے عیسائیون اور مسلمانون کا اختلاف خدا کی ذات و صفات سے شروع ہوتا ہے جو سب کا اصل الاصول ہے اس اختلاف کو مہاشہ جی فروعات کا اختلاف بتلاتے ہین ہان فروعات کا اختلاف آریون اور عیسائیون مین کہتے تو کسی قدر بجا بھی تھا کیونکہ عیسائیون کی طرح آپ بھی تثلیث کے قائل ہین (مسلمان)

[4] کیسا سفید جھوٹ ہے۔ علم منطق کی جو خدمات علماء اسلام نے کی ہین وہ خود اسی سے ظاہر ہین کہ منطق کا لفظ بھی عربی زبان کا ہے آج جو منطق کا سرمایہ ملتا ہے وہ بیشتر علماء اسلام کی تصنیفات کو زندہ رکھنے والے ہین تو علماء اسلام ہی ہین۔ علمائے اسلام نے منطق پر وہ جلا دی کہ خود علماء یونان بھی زندہ ہوتے تو شاباش کہتے آج یونیورسٹی کی جماعتون۔ مولوی عالم مولوی اور مولوی فاضل کی تعلیم مین منطق کی کتابین اس کثرت سے ہین کہ سماج مین ہفتہ وار آریہ بھی تنخواہ ہو جو نگے۔ نہین معلوم ناقد دوست مہاشہ جی نے کس مجتہد یا محدث یا کسی معتبر جید عالم کی تحریر مین پایا کہ منطق ایسی جیسے حجۃ الاسلام امام غزالی لکھتے ہین منطق ایک مطلق [illegible]

پیکہ نہ کوئی منطق پڑہے گا نہ دین اسلام سے برگشتہ ہوگا۔ کیونکہ فن منطق خاص اسی غرض سے وضع ہوا ہے کہ فکر انسانی کو سہو وخطا سے محفوظ رکہے۔ اور نتیجہ خیالات کا صحیح نکلے۔ تاریکی کا زمانہ گذر گیا۔ سائنس روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے

بقیہ حاشیہ صفحہ (۵) :- اس سے نہ کوئی عقاید مین فتور آتا ہے نہ کوئی عقل کے خلاف ہے بلکہ مثل دیگر زبانون۔ عربی۔ فارسی۔ سنسکرت اردو وغیرہ کے یہ بہی ایک زبان کے محاورات ہین۔

مہاشہ جی آئیے ہم آپ کو آپ ہی کے گہر کی سنائین تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ جو کچہ آپ لکہہ رہے ہین یہ درحقیقت آپکا اسلامی آئینہ مین اپنا عکس ہے بس ذرہ غور سے سنئے ہم آپکی طرح ادہر ادہر کے کسی غیر معتبر شخص کا قول نہین سنائین گے نہ اپنے حوالے کو بے پتہ چہوڑین گے بس ذرہ ہوش سے سنئے گا ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے — آئینہ دیکہئے گا ذرہ دیکہہ بہال کر

سنئے اور غور سے سنئے آپکے مسلمہ پیشوا بلکہ تمام ویدون کی کامل راہ نما رشی منو جی مہاراج فرماتے ہین :-

جو شخص وید کے احکام کو بذریعہ علم منطق غلط سمجہکر وید و شاشتر کی توہین کرتا ہے وہ کافر ہے اسکو سادہ لوگ اپنی منڈلی سے باہر کردین۔ منوسمرتی ادہیائے ۲ کی ۱۱۔

دیکہا منطق کی مخالفت اسکو کہتے ہین اور عقل سلیم سے لڑائی اسکا نام ہے۔ مین جانتا ہون کہ اب تم لوگ دو قسم کے جواب دوگے ایک یہ کہ ہم لوگ منو جی کو کوئی الہامی نہین مانتے دوئم یہ ترجمہ غلط ہے سو پہلی بات کہوگے تو ہم بہی آپ سے پوچہین گے کہ آپ لوگ گو منو جی کو الہامی نہین مانتے لیکن منو کے زمانے کے بڑے بڑے رشی اور مہارشی تو اُن کو ان القاب سے خطاب کرتے تہے۔

"ہے مہاراج (منو) قدیم وید کا اصل مطلب جاننے والے آپ ہی ہین" منو ادہیائے اول کی (۳) ۔

علاوہ اسکے تم مسلمانون کے کسی ایسے ہی امام اور برگزیدہ بزرگ کا قول ہم کو سناؤ

اسلام کے منہ سے برقع اُٹھ گیا۔ اور ملمع دور ہو کر اب وہ اپنی اصلی صورت مین نظر آنے لگا اکثر مسلمان جو حق پسند تہے۔ اسلام سے منحرف ہوتے چلے جاتے ہین۔ یہ نتیجہ علمی ترقیات روز افزون کا ہے۔ اور وہ جہالت جو باعث ایجاد مذاہب ہوئی۔ اور جس کی بدولت

بقیہ حاشیہ ۶ :- جس نے منطق کی درس تدریس کو ناجائز قرار دیا ہو۔ دوسرا جواب اگر دوگے تو ہم نہین سنین گے بلکہ اس جواب کا تصفیہ تم کو اُن ہندو مترجمون سے کرنا ہوگا جنہون نے یہ ترجمہ کیا۔ تم بہلا اس ترجمہ کو کیا غلط کہہ سکتے ہو جن کی اپنی بساط کا حال یہ ہے کہ آریہ مترجم نے منوسمرتی کا جو ترجمہ کیا ہے وہ عموماً اسی ہندو مترجم کے ترجمہ سے نقل کردیا ہے پس اسکا فیصلہ پہلے تم آپس مین کرو (مسلمان)

؎ ہم بہی خوش ہین کہ اسلام کا اصلی چہرہ نمودار ہو گیا یا ہونے لگا لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ لکہتے تو اردو مین ہین مگر اردو کو بہی نہین سمجہتے۔ مہربان من اکثر مسلمان کا لفظ دیکہئے کہ آپ کس حوصلہ سے اکثر لکہتے ہین حالانکہ "اکثر" نصف سے زیادہ کو کہتے ہین تو کیا آپ شمار و اعداد سے تبلا سکتے ہین کہ ساری دنیا کے نہ سہی ہندوستان ہی کے مسلمانون مین نصف سے زیادہ مسلمان اسلام سے منحرف ہو گئے ہین۔ آپ حوصلہ سے منحرف مسلمانون کی فہرست شایع کیجئے تو اس سے زیادہ ہندؤن اور آریون کی فہرست ہم سے لیجئے بس ہمت سے آگے بڑہئے۔ زبانی دعوون کو آجکل علمی روشنی مین کون جانتا ہے۔

آئیے ہم آپکو تبلادین اور معتبر شہادت سے ثابت کردین کہ آریہ دہرم کی اصلی تعلیم سے کتنے لوگ منحرف ہین۔

"آریہ سماج کے اپنے ممبران کی ایک بہت ہی معقول تعداد ایسی ہے جن سے سندہیا تو درکنار سندہیا کے منتر بہی نہین آتے یہ ایسا پہلو ہے جس کا دہارمک دہلہبی اثر لوگون پر اور خاص اپنی ذات پر نہین ہوسکتا۔ تاریخ آریہ سماج صفحہ ۸۴"

اسکو قبول فرماوین
کی ہیں اور
ہم باوجود ملاحظہ
اپیل صفحہ ۱۹
مسلمان کی
اجابت جہادی

© rasailojaraid.com

محمدی۔ عیسائی۔ موسائی۔ پارسی۔ نانک پنتی وغیرہ ہزارہا مذاہب پیدا ہوئے۔ معدوم ہوتی جاتی ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ لوگون کی آنکھین اب کہلین۔ اور حق و باطل کے انکشاف کی طرف مائل ہونے لگے چنانچہ ۱۸۹۹ء مین جو کانفرنس بمقام مکہ منعقد ہوئی تہی۔ اور جس مین تمام دنیا کے مسلمان ڈیلیگیٹ شامل تہے اس کی خاص غرض مذہب اسلام کے زوال کے اسباب پر غور کرنے کی تہی۔ ہمعصر تجلّی لاہور نے اپنے رسالہ حصہ مذہبی مطبوعہ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء مین بعنوان "مکہ مین اسلامی انجمن" ایک مضمون تحریر کیا ہے جسکا انتخاب ذیل مین درج ہے:۔

"آکسفورڈ کے ایک پروفیسر ڈی۔ ایس۔ مارگولیتہ نامی ایک خفیہ انجمن کا ذکر کرتے ہین جو ۱۸۹۹ء مین بمقام مکہ فراہم ہوئی جس مین چیدہ چیدہ مسلمان حاضر تہے۔ تاکہ اپنے مذہب کے زوال پر غور کرین۔ عربی مین ایک رسالہ شائع ہوا جس مین اس انجمن کی کارروائی اور بحث مباحثہ کا حال درج تہا حیرت ہے کہ یہ ۲۳ نفر سرکردہ مسلمان جو دنیا کے ہر حصہ و قوم سے یعنی دریائے فرات سے لیکر دریائے سندھ اور مراکو تک سے آئے تہے۔ اپنے ہی مذہب کے بارہ مین آزادانہ بحث نہین کر سکتے تہے۔ اس غرض کے لئے ایک روسی شخص سے اُن کو کمرہ کرایہ لینا پڑا۔ اور ترکی گورنمنٹ کے خوف سے سب کارروائی پوشیدہ کرنی پڑی۔

دین اسلام اور مسلمانون کے اخلاق کے زوال اور ممالک اسلام کے تنزل کی کئی وجوہات بیان کی گئین۔ مثلاً مسئلہ تقدیر۔ عورات کی بیوقعتی اور بعض ملکی وجوہات کا بہی ذکر کیا گیا۔ مگر اس مرض کی تشخیص مین کل ارکان مجلس کا اتفاق نہ تہا۔ اس رسالہ کے شائع ہونے اور انجمن کے منعقد ہونے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مثل دیگر غیر مسیحی مذاہب کے اسلام بہی اپنے زوال سے آگاہ ہوتا جاتا ہے۔ اور اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے کسی ستون یا پشتیبان کی تلاش کرتا ہے۔ بس اسکا یہی علاج ہے کہ بجائے محمد مسیح کو اور بجائے مسجد کے گرجا کو قایم کرے"۔

گو آخر مین ہمعصر موصوف نے مسلمانون کو مذہب مسیحی کی دعوت کی ہے۔ الانغوائے

او خویشتن گم ست کرا رہبری کند، اہل اسلام کو اس دعوت کے قبول کرنے سے کیا فائدہ ہوگا اُن کو غور کرنا چاہیے کہ تعلیم دین مسیحی کا ماخذ بدھ کی تعلیم ہے اور بدھ کی تعلیم کا منبع یا سرچشمہ دہریت وید مقدس اور وید ایشوری گیان ہے جس مین تمام علوم کا خزانہ موجود ہے۔ اور سائنس کے مطابق ہے۔ پس ہمارے محمدی بہائی کیون نہین براہ راست ویدک دہرم کی شرن لیتے۔ جو سب جہگڑون سے الگ ہو جائین اور صداقت کے خلاف جو جو باتین مذاہب اسلام و عیسوی مین پائی جاتی ہین۔ اُن سے محفوظ رہین۔ ہند کے مسلمان نومسلمون کی شدہی پر ناحق شور و غل مچاتے ہین۔ جبکہ مکہ مین ایسی خفیہ سوسائٹیان موجود ہین نتیجہ اس کا وہی ہوگا جو مصرع ذیل کے مضمون سے ظاہر ہے انشاء اللہ:۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی (آریہ مسافر مئی ۱۹۰۸ء)

جواب نہ مکہ شریف مین کوئی اس قسم کی خفیہ انجمن ہوئی نہ کوئی رسالہ شائع ہوا بلکہ کسی یورپی عیسائی نے اپریل فول (اپریل کے مہینے مین یورپ کے لوگ محض جہوٹ موٹ گپین اڑایا کرتے ہین اُس کو اپریل فول کہتے ہین) اڑایا اور اس کو عیسائیون کے رسالہ مشنری ریویو مین .... آیا اُس سے لاہور کے عیسائی رسالہ تجلّی مین نقل ہوا اُس سے آریہ مسافر نے کاسہ لیسی کی۔ یہی اس کی اصلیت معلوم ہوتی ہے مگر ہم اس سے بالکل انکار نہین کرتے بلکہ اصل قصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند آدمی مسلمان ایک جا بیٹھے ہون گے اور اپنے اپنے ملک مین اسلام کی ترقی یا تنزل کی باتین کرتے ہون گے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ کسی مذہبی کام کو جا بیٹھین تو وہان مذہبی باتین ہی ہوتی ہین۔ اون مین سے ہر ایک نے اپنے اپنے ملک کا حال سنایا ہوگا۔ بس اتنے ہی پر عیسائیون نے اُس کو انجمن بنا لیا۔ انجمن بہی ایسی کہ تمام دنیا کے مسلمانون کی پہر اوس مین تجویزات بہی کیا۔ یہ کہ اسلام تنزل مین ہے۔ پہر اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ اسلام علم و عقل کے خلاف ہے واہ سبحان اللہ۔ عیسائی مذہب دنیا مین کمزور ہو جائے تو ہو جائے۔ آریہ دہرم کے لوگ پرواہ نہ کرین نہ کرین ان مین تنزل آنے سے کسی علم و عقل کے خلاف نہ آئے مگر اسلام مین تنزل آئے تو خلاف عقل کا فتوے لگے

سماجی تترو! ۔ آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند۔ (مسلمان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بدھ اور مسیح

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ تجلی مین سلسلہ وار نکلا ہے اُسکا جواب بہی سلسلہ وار نکلتا ہے گذشتہ اور گذشتہ سے گذشتہ مسلمان مین نقل ہو کر جواب دیا گیا ہے آج بہی کسیقدر نقل ہوتا ہے عیسائی مضمون نگار لکھتا ہے کہ :-

حال کی تحقیقات سے یہ بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ خدا کا جو تصور نسل سلیم کو حاصل تہا وہ نسل آریا کے تصور سے بالکل الگ ہی - آریا قومون نے ہر جگہ یہ میلان ظاہر کیا ہے کہ وہ خدا کا خیال کرین اور اس کے کامون کے وسیلے اس کا نام رکہین چنانچہ انہون نے سورج اور بارش کی فیض بخش تاثیر کو تسلیم کیا - اور اندہی و طوفان کے آگے وہ لرزنے لگے - اور وہ یہہ محسوس کرتے تہے کہ یہہ قواے فطرت ہمارے قابو کی نہین - اس لئے یا تو وہ ان طاقتون کی پرستش کرنے لگ گئے یا کسی ایسی روح سے ملتجی ہوئے جو ان کے خیال مین ان طاقتون پر حکمران تھی یعنے ان کی طبیعت کا رخ اس طرف رہا ہے کہ خالق کو مخلوق مین تلاش کرین اور پرستش کرین عہ آسمان و زمین کا فاصلہ بالائے طاق رکہا گیا - یونانی دیوتاؤن کے قصون مین یہ بتانا مشکل ہے کہ کہان الوہیت کا ذکر ہے اور کہان انسانیت کا - دیوتا انسان بن جاتے ہین اور انسان دیوتا بن جاتے ہین ۔ اور ہند کے آریاؤن مین جو ہمہ اوست کی تعلیم پائی جاتی ہے اُس مین بہی خدا اور انسان مین امتیاز کرنا ویسا ہی مشکل ہے جیسا کہ ظاہر کیا گیا - آریا قوم مین جو تصور خدا کا پایا جاتا ہے تجسم یا اوتار کا مسئلہ اس سے بہت مشابہ ہے لیکن ایسا مسئلہ نسل سلیم کی عقل و طبیعت کے بالکل خلاف تہا کیونکہ یہہ لوگ تو خدا کو ایک ایسا اعلے شہنشاہ مانتے تہے جو انسان کے وہم و خیال سے پرے ہی اور وہ اپنے خدا کا نام خداوند بادشاہ اور قادر رکہتے تہے پس خدا کا جو تصور ۲ محمد صاحب کے لئے مسئلہ تجسم کو قبول کرنا یا خدا اور انسان کے درمیان جوڑ ہا

عہ محمد نے پیش کیا ہے وہ مطلقاً نسل سلیم کا تصور ہے جیسے کہ اکثر ہنود کا حال تہا و ہے ...
امتداد زمانہ سے ان دونو کا امتیاز کالعدم ہو گیا اور ۲

سماجیوا سچ ہے - (مسلمان)

اس کو بہر دینا نہایت مشکل تہا چنانچہ ایک عالم نے بڑی صفائی سے یہ ذکر کیا ہو کہ مسیحی دین کا یہ عین خاصہ ہے کہ خدا کی الوہیت کو تسلیم کرے - اور محمدیت کا یہہ عین خاصہ ہے کہ خدا کی الوہیت کا انکار کرے ؎ - پس محمدیون اور مسیحیون کا جھگڑا قریبی رشتہ دارون کا جھگڑا نہین بلکہ ایسا جھگڑا ہے جو بیٹون اور خادمون مین ہوتا ہے - عربی نبی نے ایک خدا کی منادی انسان سے کی - اور مشرق اب تک ایک خدا کی جو صاحب قدرت اور صاحب ارادہ ہے پرستش کرتی ہے - اور وہ ایسا خدا ہے جو اپنی خلقت سے بسباب موجودات سے انسان اور اپنی ساری صفتون سے الگ رہتا ہے ۔

جواب اس سارے مضمون مین رنج صرف یہی ہے کہ اسلام نے عیسائیت کی طرح خدا کو مجسم کیون نہین مانا سو اس کا جواب پہلے نمبرون مین دیا گیا ہے کہ اسلام خدا اوس کو مانتا ہے کہ جس پر حوادث نہ آئین یعنے حوادث کا محل نہ ہو اور جسم ہمیشہ حوادث کا محل ہے کبھی اس پر کوئی حادثہ آتا ہے کبھی کوئی اور محل حوادث ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پر حوادث بھیجنے والا کوئی اور ہے جو اس سے اوپر کا درجہ رکھتا ہے پس اصل خدا تو وہ ہوا نہ کہ یہہ اس لئے اسلام کہتا ہے هُوَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ - یعنے اللہ وہ ذات پاک ہی کہ اس کے سوا کوئی حقیقی معبود

؎ کیا سفید نہین بلکہ سیاہ جھوٹ ہے پھر لطف یہ ہے کہ نامہ نگار خود مانتا ہے کہ عربی نبی نے ایک خدا کی منادی کی باوجود اس کے نہین معلوم کس منہ سے کہتا اور کس قلم سے لکھتا ہے کہ آیت کا خاصہ انکار الوہیت ہے - ہان یاد آیا اس الوہیت سے اسلام کو انکار ہے جو حضرت مسیح مین بتلائی جاتی ہے سو اگر یہی وجہ ہے اور غالباً یہی ہے تو اس وصف سے اسلام مین عیب آنے سے بجا حسن پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسلام کہہ سکتا ہے ؎

محمد مین اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہون مین
تم مین دو وصف مین بدخو بھی ہو خود کام بھی ہو (مسلمان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہین وہ تمام دنیا کا حقیقی بادشاہ یعنے حکمران ہے۔ وہ سب عیبون سے پاک ہے ہر طرح کے تغیرات سے سالم ہے یعنی وہ محل حوادث نہین وہ دنیا کو امن دینے والا ہے وہ سب پر نگہبان سب پر غالب اور بڑی بڑائی والا ہے۔

ان آیات مین قرآن مجید نے خدا کا تصور ہم کو بتلایا ہے پس اس سے اچھا کسی کے پاس ہو تو لے آوے ورنہ غور سے سنے ؎

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

آگے چلکر آپ لکھتے ہین:۔

اسلام کی ساری تاریخ اس ایک طرفہ جزوی عقیدہ کے افسوسناک نتیجہ کی شاہد ہے شروع سے یہ مذہب کی مخالفت کا مذہب رہا ہے جب تک یہ حملہ آور رہتا ہے یہ زندہ رہتا ہے اور جب تک اس کا سیلاب پورے زور سے بہتا ہے تب تک یہ زبردست اور مفید ہے لیکن جہان اس نے قرار پکڑا تو یہ بدبو اور گندگی اچھالنے لگتا ہے[1] لا الہ الا اللہ کا نعرہ جنگ بڑا جوش دلانے والا اور قوت بخشنے والا ہے اور جو کچھ مقابلہ مین آتا ہے وہ آگ کے سامنے بھوسے کی مانند ہے میدان جنگ ہمارا ہے کیونکہ ہم خدائے واحد کی لڑائیان لڑ رہے ہین۔ لیکن جب فتح حاصل ہوئی اور لوگ کچھ امن و امان مین رہنے لگے تو اس عقیدہ سے پھر ان کو کچھ مدد نہین ملتی چنانچہ مسٹر موریس صاحب (Maurice) فرماتے ہین کہ "یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمدی دین اسی وقت تک پھیلتا رہتا ہے جب تک کہ یہ فتوحات پر تلا ہوا ہے۔ کیون؟ کیونکہ یہ ایک محض شاہنشاہ کا اعلان ہے۔ جو یہ مشتہر کرانا چاہتا ہے کہ مین شاہنشاہ ہون اور وہ اسے بزور منوانا چاہتا ہے یہ ایک جبری اخلاقی وجود کا اعلان نہین جو اپنی مخلوقات کو خواہشات نفسانی کی پستی سے نکال کر اعلے درجہ پر سرافراز کرنا چاہتا ہو (۲) کہ مین ہون۔ بلکہ یہ بھی کہ مین کیسا ہون اور یہ کہ کس لئے مینے انسان کو پیدا کیا ہے اور انسان کو میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ جب تک کہ محمدی

[1] شرک اور تثلیث کی گندگی یا کسی اور چیز کی (مسلمان)۔

تعلیم مین سے یہ نقص رفع نہ کیا جائیگا وہ دن بدن زوال پکڑتا جائے گا اور ایسا پژمردہ ہو جائے گا کہ نوع انسان کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ وہ تو ایک مردہ لاش کی طرح پڑا رہے گا جس کی سڑاہٹ اور بدبو سے ہوا خراب ہو جائیگی ایک دوسرے عالم نے جو محمدی دین پر ایک اور طرح سے نظر ڈالتا ہے یون بیان کیا ہے "جب تک محمدی قوم غالب اور ظفریاب ہے تب تک وہ قوم اپنے معیار کے مطابق عظیم و ذیشان رہے گی۔ اور جب مقابلہ مین کوئی دشمن نہین رہتا تو یہ سستی اور کاہلی مین ڈوب جاتا ہے۔ اور جن خاصون نے اسے اس درجہ تک سرافراز کیا تھا ان سے بدتر وحشی پن مین مبتلا ہو جاتا ہے"

جواب افسوس ہے کہ عیسائی دنیا باوجود دعوے علم کے اسلامی علوم سے ہنوز ظلمات ہی مین ہے اس سارے پیراگراف کا مطلب دو جملون مین ہے (۱) اول یہ کہ اسلام جبر سے اپنا آپ منواتا ہے (۲) دوم اخلاقی حصے مین کمزور ہے۔ افسوس ہے کہ دونون الزامون کے ثبوت مین راقم مضمون نے کوئی حوالہ قرآن سے نہین دیا جو اسکا فرض تھا ہم حیران ہین کہ ایسے ناواقف مصنفون کو ہم کس طرح سمجھاوین جو بجائے اس کے کہ قرآن شریف سے ثبوت دین کسی اپنے جیسے انگریز کی شہادت سے دعوی کو ثابت کرنا چاہتے ہین انکو اتنی بھی خبر نہین یا دانستہ مذہبی تعصب سے بے خبر ہو جاتے ہین۔ نہین جانتے کہ اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے اسلام کی اندرونی شہادت کی ضرورت ہے اور اوسی اندرونی شہادت سے اعتراض بحال ہوتا ہے نہ کہ کسی ایرے غیرے اجنبی کی شہادت سے۔ کیا ہم بائبل کی خرابی کے مدعی ہو کر مسٹر بریڈلا (دہریہ) کا قول یا کسی مسلمان مورخ یا مصنف کا قول نقل کرنے سے سبکدوش ہو جائین گے۔ ہرگز نہین خیر یہ تو آپکی طرز تحریر پر گفتگو تھی اب سنئے قرآنی شہادت۔ قرآن مجید نے کہین بھی یہ تعلیم نہین دی کہ میرے مخالف مجھکو ضرور تسلیم کرین بلکہ صاف ارشاد ہے (۱)

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ	نبی تو کہدے کہ لوگو! تمہارے پاس خدا کیطرف سے بینائی کی باتین آگیئن پس جو کوئی اس بینائی (ہدایت) سے

© rasailojaraid.com

فائدہ اٹھائیگا وہ اُس کے لئے مفید ہے اور جو اُس ہدایت سے اندھا بنیگا اسکا وبال خود اس پر ہوگا اور مین تمہارا	عَمِیَ فَعَلَیْهَا وَمَا أَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ (پ ۷ ع ۱۹)

محافظ نہین ہون۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ اے نبی تو ان سے کہدے کہ سچی تعلیم تمہارے پروردگار کی طرف سے آچکی ہے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (پ ۱۵ ع ۱۶)

پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

ان اور ان جیسی کئی ایک آیات سے بصراحت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنے مخاطبون کو تسلیم پر مجبور نہین کرتا بلکہ اختیار دیتا ہے۔ پھر نہین معلوم کس واقفیت اور دیانت پر ہمارے مخالف کہتے ہین کہ قرآن مجید اپنی تعلیم جبراً منواتا ہے۔

دوسرے فقرے کا جواب بھی قرآن مجید کے ہر ایک پارے اور سورت سے مل سکتا ہے غور سے سنئے کہ قرآن کیسی اخلاقی تعلیم دیتا ہے ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکی

ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھ قریبی۔ یتیمون۔ مسکینون۔ قریب اور دور کے ہمسایون مسافرون اور ماتحتون کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو کچھ شک نہین کہ اللہ تعالےٰ مغرورون اور خودپسندون سے محبت نہین کیا کرتا۔	وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (پ ۵ ع ۳)

اس قسم کی آیات قرآن مجید مین بکثرت ہین اگر اور کوئی بھی نہو تو اخلاقی تعلیم کے لئے یہ ایک ہی کافی ہے کس لطافت اور خوبی سے تمام انسانی تعلقات کا ذکر فرمایا ہے سب سے مقدم چونکہ خدائے تعالےٰ کا تعلق ہے اس لئے اُس کو مقدم رکھا اُس کے بعد بنی نوع مین سب سے مقدم والدین ہین اس لئے اُن کو مقدم تبلا کر دیگر متعلقین کو ان سے بعد بیان کیا۔

معلوم نہین عیسائیون کے نزدیک اعلیٰ اخلاق کس کا نام ہے۔ جو وہ قرآن مجید مین نہ ملنے پر اظہار ناراضگی کرتے ہین۔

شائد وہ اس تعلیم کو اعلےٰ اخلاق جانتے ہین کہ

ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا بھی پھیر دو کرتہ لینے پر پائجامہ بھی دیدو ایک کوس بیگار لیجانے پر دو کوس جاؤ (متی ۵ باب کی ۳۹)

سو دانا جانتے ہین کہ اس قسم کے اخلاق صرف زبان کی تری اور قلم کی حرکت کے لئے ہوتے ہین نہ کہ عمل کے لئے۔ یورپ کی سلطنتین اس پر عمل کرتین تو آج عیسائیون کی حکومت ایک چپہ بھر زمین پر بھی نہوتی۔ کسی مخالف کے ایک ضلع لینے پر دوسرا ضلع ازخود انکو دیا جاتا اگر کوئی کہے کہ یورپ کی سلطنتون کا کیا ہے وہ کوئی مذہبی احکام کے تھوڑے پابند ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اچھا وہ نہین تو آپ ذرہ پابند ہو جایئے آگے ذرہ عمل کرکے دیکھئے۔ ڈھٹائی سے کوئی اپنا صبر و استقلال دکھلانے کو ایسا کرے تو اور بات ہے مگر اُس کا دل جو کچھ کہتا ہوگا اوس کا حال اوس کو یا عالم الغیب کو خوب معلوم ہے۔ (باقی آئندہ)

گوشت خوری کیون بری ہے

ہمارے بہاشہ دوست آریہ مسافر کے ایک نامہ نگار نے گوشت خوری کی مذمت یا ممانعت ثابت کرنے کیلئے تازہ اشاعت مین ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان ہے "دودھ گھی کی نہرین" اس مین بہت کچھ ہاتھ پیر مار کر جو اصل حق کے دلائل لکھے ہین وہ مع جواب درج ذیل ہین۔ پہلی دلیل یہ ہے:۔

اگر ہم قدرتی اور مصنوعی غذاؤن تمیز کرنیکے لئے اپنے حواسون سے کام لین تو بھی ہمین معلوم ہو جائیگا کہ گوشت ہماری قدرتی غذا نہین اول انسانی آنکھ اس کو گوشت کھانے سے منع کرتی ہے۔

© rasailojaraid.com